بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، أَمَّا بَعْدُ:

18: اہل البدع والأھواء کا منہج

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام بن سالم السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔ پچھلے درس میں ہم نے بات کی تھی "منهج السلف في العقيدة"۔اس موضوع پر شیخ صاحب حفظہ اللہ نے بڑے پیارے انداز میں تقریباً چھ اصول بیان کیے منہج کے۔ آج کی نشست میں ہم دیکھیں گے کہ اہل سنت کے مخالف اور اہل سنت کی ضد اہل بدعت کا کیا منہج ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "منهج أهل البدع والأهواء" (اہل بدعت اور اہواء کا منہج)۔اور عقیدے کا ذکر نہیں کیا ہے کیونکہ ان کا یہی منہج ہے ہمیشہ، عقیدے میں بھی یہی منہج ہے، عبادات میں، معاملات میں، شریعت کے سارے اُمور میں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اہل بدعت کا منہج کیا ہے یعنی وہ کون سا راستہ اختیار کیا اہل بدعت نے شریعت پر عمل کرنے کا۔

منہج، یہ وہ راستہ ہے جسے ایک شخص اختیار کرتا ہے دین پر عمل کرنے کے لیے۔ عقیدہ کیسا ہونا چاہیے بغیر کسی راستے کو اختیار کرنے کے تو ممکن نہیں ہے نا، آپ کوئی راستہ اختیار کریں گے پھر آپ کوئی عقیدہ بنا سکیں گے نا۔ نماز کیسے پڑھنی ہے؟ روزہ کیسے رکھنا ہے، حج کیسے کرنا ہے، عمرہ کیسے کرنا ہے، شادی بیاہ نکاح طلاق یہ سب مسائل کیسے ممکن ہیں؟ حرام کیا ہے حلال کیا ہے خرید وفروخت کیسے کرنی ہے؟ کیا حلال ہے کیا حرام ہے تو ایک خاص راستہ ہوتا ہے جس کو اختیار کیا جاتا ہے دین پر عمل کرنے کے لیے۔

تو"منهج أهل البدع و الأهواء" شیخ صاحب فرماتے ہیں"تقدم ذكر منهج السلف"(سلف الصالح، سلف کا منہج)"تقدم ذكر منهج السلف في العقيدة"(عقیدے میں سلف کا منہج ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اس کا ذکر ہو چکا ہے)"وأهم ميزاته"(جس کی اہم خوبیوں میں سے)"وأن أهم ما يميز المنهج السلفي في العقيدة"(اور سب سے زیادہ جو تمیز کرتے ہیں منہج سلف کی عقیدے میں جو سب سے بنیادی پوائنٹ تھا)"هو حصر التلقي في كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم"۔"حصر التلقي"تلقی لینا سورس(source) کیا ہے عقیدے کی خصوصی طور پر اور پوری شریعت کی عمومی طور پر، کس بنیاد پر ہم بات کر سکتے ہیں کہ یہ مسئلہ مسلمان عقیدے کے مسائل میں سے ہے یا نہیں ہے۔ مسلمان کا عقیدہ کیسے کیا ہوتا ہے کوئی عبادت ہے یا نہیں ہے کیسے ممکن ہے؟ یہ شرعی طریقہ ہے یا غیر شرعی طریقہ ہے آخر کہاں سے پتہ چلے گا ہمیں؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں"هو حصر التلقي"(حصر محصور ہے محدود ہے یعنی التلقی لینا شریعت کو)۔ کس چیز میں حصر کر دیا؟"في كتاب الله"(اللہ تعالیٰ کے کلام کو(قرآن مجید))"وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم"(اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت(حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم))"وأن يكون ذلك مقيدا بفهم السلف الصالح"(اور یہ دونوں قرآن اور سنت مقید ہے یعنی قید لگا دی گئی ہے اب قرآن اور سنت اس قید کے بغیر ان پر عمل کرنا ان کو سمجھنا ممکن نہیں ہے)۔

وہ قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ ایک تو محصور ہے باہر نہیں ہے قرآن و سنت کی روشنی میں ہی ہے جو کچھ بھی ہے اور پھر قرآن و سنت کو سمجھنا کیسے ہے، اب ایسا نہیں ہے کہ ہر بندے پر وحی نازل ہوتی ہے اور وہ سمجھ ہی لیتا ہے، ممکن نہیں ہے! وہ صرف نبی کے لیے خاص ہے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے لیے خاص ہے(علیہم الصلاۃ والسلام) کہ وحی نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر آگے بیان کرتے ہیں۔

تو عام لوگوں کے لیے کیا ہے؟ کہ جو پیغام دیا گیا ہے ان کو اس پیغام پر عمل کریں، خبر ہے تو تصدیق کرنی ہے، حکم ہے تو اس کی پیروی کرنی ہے اگر نہیں ہے تو رک جانا ہے فوراً لیکن اب عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے پیغام پر بغیر سمجھنے کے ممکن ہے؟ اس لیے قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وحی ہے یہ پیغام ہے۔ اب عمل کرنے کے لیے ایک تیسری چیز باقی ہے کہ نہیں کہ اچھا ہم عمل کیسے کریں؟ کیا واضح نہیں ہے؟ ﴿وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ﴾ (البقرۃ:43) واضح ہے

کہ نہیں ؟اچھاپھر واٌقیمواالصلوۃ کہاں سے شروع کریں کہاں پر ختم کریں ؟حدیث کے پاس گئے حدیث مل گئی ہے، اب صحابہ کرام نے قرآن کی آیت اور حدیث کو کیسے سمجھاہے ہم نے ویسے سمجھناہے۔

بعض دفعہ رفع یدین کا مسئلہ آجاتاہے ہم کہتے ہیں کہ جو نصوص موجود ہیں علماء نے کلام کیاہے واضح بیان کیاہے سلف نے سمجھاکیسے ہے۔ایک حدیث ہے جب ہم سلف کی بات کرتے ہیں (تو فہم کی اہمیت آپ کو بتارہاہوں میں) ابوداود میں غالباًحدیث نمبر 730 ہے جس میں گیارہ صحابہ کی جماعت ہے سیدناابو حُمیدرضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم سے زیادہ اچھی نمازیعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر نمازپڑھ سکتاہوں۔انہوں نے کہاکہ اچھادکھائیں ہمیں کیسے پڑھیں گے آپ ؟انہوں نے نمازپڑھی رفع یدین بھی کیااور دس صحابہ جو دیکھ رہے ہیں سب نے گواہی دی کہ آپ نے صحیح نمازپڑھی ہے۔اگررفع یدین منسوخ ہوچکاہوتاتو یہ دس صحابہ کی یہ جو جماعت ہے (دس صحابہ کی یاگیارہ صحابہ کی) یہ سب غلطی پر ہیں سب غلط ہیں ؟آپ نے کہایہ منسوخ ہوگیاہے تواُن کو نہیں پتہ تھایہ منسوخ کا؟!آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کاذکرہے توان کو نہیں پتہ تھامنسوخ تھاکہ نہیں ؟!

الغرض تو فہم سلف صحابہ کرام کی سمجھ بہت ضروری ہے تاکہ مسائل بالکل واضح ہو جائیں کوئی کنفیوژن (confusion) باقی رہتی ہے ورنہ ہر بندہ اپنی رائے پیش کرے گااپنی بات کرے گاتو پھر شریعت میں باقی کیارہے گا؟!یہی وجہ ہے کہ آج امت متفرق ہے کہ نہیں تفرقے کیوں ہیں ؟ایک قرآن ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ایک ہی رسول ہے (علیہ الصلاۃ والسلام) امت کے فرقے فرقے کیوں ہیں ؟تہتّر فرقوں میں امت بٹ گئی ہے ایک جنت میں ہے۔قرآن ایک، حدیث ایک، ایک جنت میں ہے فرقہ۔کیسے ایک ہے جنت میں فرقہ ؟قرآن اور حدیث کو صحیح سمجھنے والافرقہ "عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" جیسے پہلے بیان کرچکے ہیں۔تو یہ قید بہت لازمی ہے سلف الصالح کی سمجھ کے مطابق قرآن اور حدیث کو سمجھنایہ تو ہم نے جان لیا۔

"وعلى العكس من ذلك" (اوراس کے بالکل برعکس) "منهج أهل الأهواء والبدع" (اہل اہواءخواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والے اور بدعات و خرافات پر زندگی بسر کرنے والے لوگوں کا بھی ایک منہج ہے)۔انہوں نے بھی ایک راستہ اختیارکیاہواہے کہ نہیں ؟آیئے دیکھتے ہیں کہ اُن کا کیا منہج ہے۔شیخ صاحب فرماتے ہیں "فإن مصدر التلقي عندهم ليس الكتاب والسنة" (مصدر تلقی اُن کے ہاں (اہل بدعت اور اہواء کے ہاں) کتاب اور سنت نہیں ہے)۔

ایک منٹ کیسے کتاب اور سنت نہیں ہے قرآن پڑھتے ہیں کہ نہیں احادیث بھی پڑھتے ہیں کہ نہیں؟! دلیل کہاں سے پیش کرتے ہیں تورات اور انجیل سے کرتے ہیں؟! قرآن و حدیث سے ہی کرتے ہیں۔ تو مصدر تلقی کیسے نہیں ہے پھر آیئے دیکھتے ہیں کیسے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں" فإن مصدر التلقي عندهم ليس الكتاب والسنة "(کتاب وسنت نہیں ہے)" وإنما هو "کیا ہے(نمبر کتاب میں نہیں ہیں میں آسانی کے لیے بتارہاہوں آپ کو):

1-" ما ابتدعه أئمتهم وشيوخهم "، مصدر تلقی کیا ہے؟ جو کچھ جو نئی بات جو نئی چیز شریعت میں اُن کے اماموں نے اور ان کے شیوخ نے ایجاد کی ہے وہی ان کے لیے دین بن گیا ہے مصدر تلقی بن گیا ہے۔

2-" ثم تأويل الكتاب أو السنة إلى ما يوافق أهواءهم "پھر کتاب یا سنت کی تاویل کرنا اپنی خواہش نفس کے مطابق۔

پہلا طریقہ کیا ہے؟ کہ جو کچھ امام کہہ دیتا ہے وہ دین بن جاتا ہے۔ یہ دیکھیں اگر قرآن و سنت کے موافق ہے تو پھر امام کا قول تو نہیں ہے نا اگر امام کا قول قرآن و سنت کے موافق ہے تو پھر کس کا قول ہے؟ قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے امام نے صرف اس کو بیان کیا ہے۔ اور اگر قرآن وسنت کے مخالف ہے تو نیا قول ہے ایجاد کیا گیا ہے اب امام کے قول کو لینا چاہیے یا رد کرنا چاہیے؟ رد کرنا چاہیے۔ جو لے لیتا ہے کیا اس نے قرآن وسنت کو لیا ہے؟ تو جو شروع میں بتایا تھا" فإن مصدر التلقي عندهم ليس الكتاب والسنة "۔اب دیکھیں ایک ایک بات بالکل واضح ہو گی اور نتیجہ یہی نکلے گا یا نتیجہ پہلے بتا دیا ہے شیخ صاحب نے اگرچہ یہ آخر میں آنا چاہیے تھا، نتیجہ پہلے بتایا ہے اب دیکھیں اب ایکویشن(equation) پوری کرتے جائیں آپ آخر تک نتیجہ واللہ ایک ہی رہے گا۔

تو پہلے کیا ہے؟ کہ ان کے امام جو بات بھی کر دیتے ہیں ان کے مشائخ جو بھی کہہ دیتے ہیں وہ ان کے دین بن گیا ہے، قرآن سنت کے مطابق ہے مخالف ہے ہم نہیں جانتے ہمارے امام نے کہہ دیا ہے بس" إذا صح القول الإمام فهو مذهبي " ((استغفر اللہ)امام کے قول آگیا ہے تو بس وہی دین گیا ہے)۔

بہر حال، دوسری بات دیکھیں ذرا" ثم "(پھر)" تأويل الكتاب أو السنة إلى ما يوافق أهواءهم "(کتاب وسنت تو ہے امام کا قول ٹکرا رہا ہے امام کے قول کی تاویل نہیں کرنی (خبر دار وہ حق ہے آخر امام ہے) تو پھر ٹکرا رہے ہیں دونوں یہ امام کا

قول ہے یہ قرآن وسنت ہے،اس کی تاویل کردو)۔کس کی؟قرآن اور حدیث کی۔تو شیخ صاحب فرماتے ہیں"ثم تأويل الكتاب أوالسنة إلى ما يوافق أهواءهم"۔

اچھا"لماذا لم يقل إلى ما يوافق اقوال أئمتهم"امام کا قول موافق کیوں نہیں کہا یہاں پر غلطی تو امام سے ہوئی ہے نا؟کیونکہ اگر امام جیسے امام بدعت کا جیساکہ"ما ابتدعه أئمتهم"وہ اہل سنت میں سے نہیں ہو سکتا۔اہل سنت کے امام جو ہیں اگر کوئی غلطی ہو بھی جاتی ہے تو فوراً رجوع کر لیتے ہیں،یہ وہ ہیں جو غلطی پر اصرار کرتے رہتے ہیں اس لیے شیخ صاحب نے شروع سے کہہ دیا"ما ابتدعه أئمتهم وشيوخهم"۔

"يوافق أهواءهم"جس نے اس بدعت کو ایجاد کیا کس بنیاد پر کیا؟خواہش نفس ہے۔جو ان کی پیروی کر رہے ہیں کس بنیاد پر پیروی کر رہے ہیں؟خواہش نفس ہے۔تاویل کیوں کر رہے ہیں قرآن اور سنت کی؟خواہش نفس ہے(سبحان اللہ)۔

3-"واعتمادهم على العقل"عقل پر مکمل بھروسہ یا اعتماد کرنا۔

4-"وعلى الأحاديث الضعيفة والواهية والمكذوبة على رسول الله صلى الله عليه وسلم"حدیث ضعیف ہے واھیۃ ومکذوبۃ ہے یعنی ضعیف حدیث کی ساری قسمیں بیچ میں آگئی ہیں(کیا خیال ہے!)تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ حدیث ضعیف تو کہا ہے لیکن مکذوب تو نہیں کہا۔

تو شیخ صاحب سب احادیث کو ایک ساتھ جمع کر کے فرما رہے ہیں کہ ان کا اعتماد عقل پر ہے اور أحاديث الضعيفة ،واهية جس کی کوئی سند نہیں ہے وجود نہیں ہے"والمكذوبة"اور جو جھوٹی احادیث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔حدیث موضوع ہو یا حدیث کی جتنی بھی اقسام ہیں ضعیف کی ساری کی ساری ایک ساتھ ہیں۔

5-"واتباعهم للمتشابه"متشابہ کی اتباع کرنا(یعنی محکم کو چھوڑ دینا)۔

آیات میں آیات محکم ہیں آیات متشابہ ہیں جن کے دل میں زیغ ہے وہ کیا کرتے ہیں؟"اتبع ماتشابه منه"۔متشابہ کیوں ہیں؟آزمائش ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مومن جب کہتا ہے میں مومن ہوں میں عالم ہوں میں یہ ہوں میں وہ ہوں،پتہ چلے گا ابھی آزمائش میں ڈال دیا نا﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰہٰ:5)﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾(الحدید:4)اب مسئلہ حل کریں ذرا؟!

قرآن کی آیات میں اللہ تعالیٰ بلندیوں پر ہے واللہ ہزار سے دلائل ہیں صرف آیات قرآن میں محکم ہزار سے زیادہ بار بار کیوں ذکر ہو رہا ہے ؟ پھر الاستویٰ کے معنی کو پھر معیت کے معنی کو دیکھیں دونوں برابر ہیں ؟﴿مَعَكُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ﴾ معیت کے کئی معنی ہیں۔

میں اپنی گھر والوں کے ساتھ ہوں اس وقت ہیں میرے ساتھ ؟ وہ اپنے گھر میں ہیں میں یہاں پر ہوں۔ میرے ساتھ ہیں کہ نہیں؟ میں نے سفر کیا چاند کے ساتھ، چاند آسمان پر ہے چمکتا ہوا اور میں زمین پر ہوں میرے ساتھ ہے کہ نہیں؟ آپ نے سفر کیا چاند کے ساتھ آپ کے ساتھ بھی ہے میرے ساتھ بھی ہے۔ ایک چھوٹا سا چاند ہم سب کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، وہ ساتھ بھی ہے اور وہ آسمان پر بھی ہے اپنی جگہ پر تو اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہو کر (کما یلیق بجلالہ) ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہو سکتا؟﴿وَلِلّٰهِ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰى﴾ (النحل:60) ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ کیا لازمی ہے چاند کے لیے اگر ہمارے ساتھ ہو تو زمین پر اسے ہونا پڑے گا ہمارے ساتھ پھر ہم کہیں گے کہ اب چاند ہمارے ساتھ ہے وہ معنی یا آسمان پر ہوتے ہوئے بھی یہ چھوٹی سی مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہمارے ساتھ ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش ہوتے ہوئے بھی ہمارے ساتھ نہیں ہو سکتا؟! لازمی ہے کہ ہمارے ساتھ ہونا چاہیے پھر ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ! (نعوذ باللہ)۔

سوال کیا چاند ہر جگہ موجود ہے اس کا جواب دے دیں؟ کوئی کہہ دے کہ چاند زمین پر موجود ہے کیا علاج ہے اس کا ؟ (یعنی کسی خوبصورت شخص کی بات نہیں کر رہے کہ زمین میں چاند دیکھا میں نے یا بعض اوقات انسان یعنی کہہ دیتا ہے اپنی بیوی سے بھی کہ آپ چاند جیسی نظر آ رہی ہو، وہ چاند کی بات نہیں ہو رہی یہ اصل چاند جو آسمان کا چمکتا ہوا چاند ہے اس کی بات ہو رہی ہے)۔

جب چاند کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ آسمان پر موجود ہوتے ہوئے بھی ہر جگہ موجود ہونا اور اگر کوئی کہہ دے تو کہیں گے کہ یہ پاگل ہے اس کا علاج کرواؤ تو یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ جس نے چاند کو بھی پیدا کیا ہے، زمین کو بھی پیدا کیا ہے، ہمیں بھی پیدا کیا ہے، سورج کو بھی پیدا کیا ہے، پوری کائنات کو پیدا کرنے والا خود گواہی دیتا ہے﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى﴾(عرش پر مستوی ہے) اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں نہیں ! اللہ ہر

جگہ موجود ہے۔ کیوں بھئی ؟! ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ ، ﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾ (ق:16) حبل الورید سے زیادہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اب قرب کا معنی کہ فلاں میرے قریب ہے کیا لازمی ہے اپنی ذات کے ساتھ میرے قریب ہے ؟! قرب کے کتنے معنی ہیں؟ میرے قریب میرا رشتے دار بھی قریب ہے، فلان میرے قریب ہے یعنی میرا خاص بندہ ہے اسے رشتے دار تو نہیں کہیں گے لیکن ہے میرا خاص بندہ۔ میں تمہارے قریب ہوں میں تمہیں پکڑ بھی سکتا ہوں، نہیں! بعض اوقات بچہ کوئی شرارت کرتا ہے کہتا ہے کہ دیکھو میں تمہارے قریب ہوں کیا سمجھتا ہے وہ کہ ابھی تو دور بیٹھا ہے قریب کیا مطلب یا اس کو پتہ ہے کہ دور ہوتے ہوئے بھی یہ مجھے پکڑ بھی سکتا ہے (سبحان اللہ)؟

استواء کے کتنے معنی ہیں؟ ایک ہی معنی ہے (سبحان اللہ)۔ تو جس لفظ کا ایک معنی ہے اور بلندی کا معنی پایا جاتا ہے اس میں اس لفظ کو ان الفاظوں سے کیسے برابر کیا جا سکتا ہے جس میں ایک سے زیادہ معنی ہے ؟! یہ تشابہ ہے اور یہ محکم ہے اہل زیغ نے کیا کیا؟ تشابہ کو لیا اور محکم کو چھوڑ دیا۔ نتیجہ کیا نکلا؟ الضّلال المبین۔ واللہ ممکن نہیں ہے اگر چاند زمین پر نہیں ہو سکتا اللہ کی قسم میرا ربّ بھی نہیں ہو سکتا، اگر چاند ہر جگہ نہیں ہو سکتا تو میرا ربّ بھی ہر جگہ نہیں ہو سکتا، ناممکن ہے واللہ!

اہل سنت نے کیا کیا؟ "رد المتشابه إلى المحكم"۔ نتیجہ کیا نکلا محکم یا تشابہ ؟ محکم۔ یہ سارے کے سارے نصوص جن میں معیت کا یا قرب کا ذکر ہے واپس کہاں گئے ؟ ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ مستوی ہے اور ہمارے ساتھ بھی ہے۔ کب انکار کیا؟ لیکن عرش پر نہیں ہے ہمارے ساتھ ہے مصیبت ہے کہ نہیں؟ عرش پر ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہو سکتا؟

6-"وتحريفهم للأدلة وتأويلها تأويلا فاسدا" (سبحان اللہ)۔ جب اتباع کی تشابہ کی باقی کیا رہا؟ "تحريفهم للأدلة" واضح دلائل ہیں کہ کیا کیا ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ واضح دلیل ہے کہ نہیں؟ تحریف کر دی معتزلہ نے استویٰ کو استولیٰ بنا دیا لفظ کی تحریف ہے کہ نہیں؟ (سبحان اللہ)۔ یہ کب ہوا؟ جب تشابہ کو اپنایا محکم کو چھوڑا تو یہ لازمی ہونا تھا عجب بات ہے واللہ! "وتأويلها تأويلا فاسدا" (اور تاویل فاسد کا راستہ اختیار کر لیا (تو یہ منہج ہے))۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ منہج میں بھی چھ چیزیں ہیں دیکھتے ہیں شروع سے کہ کون سی ہیں۔ نتیجہ کیا نکلا علی الکتاب والسنۃ یالیس الکتاب والسنۃ چھ چیزوں کا نتیجہ کیا نکلا؟ ناممکن ہے کتاب اور سنت پر ہوں۔

کہتے تو ہیں نا قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہتے قرآن اور حدیث کی بات کرتے ہیں کہ نہیں کرتے ؟! ایک مسئلہ دکھائیں اہل بدعت کا جو تورات اور انجیل سے لیا گیا ہو یا قرآن وحدیث کے علاوہ لیا گیا ہو؟ حق بات یہ ہے کہ قرآن وحدیث تو اس سے بَری ہیں صحیح بات ہے کہ نہیں ؟اور تورات اور انجیل میں سے بھی نہیں لیا گیا یہ بھی بات درست ہے۔ تو کہاں سے آیا؟"الاھواء" (خواہش نفس) جو وہ چاہتے تھے وہ کر دکھایا۔ شروع سے دیکھتے ہیں:

1-"انما هو ما ابتدعه أئمتهم وشيوخهم" جو کچھ ان کے اماموں نے ان کے مشائخ نے ان کو دیا نئی چیز دی پرانی ہے، مطابق ہے مخالف ہے، اس کو چھوڑیں اس طرف دیکھنا نہیں ہے بس امام نے کہہ دیا دین بن گیا۔

2-"ثم تأويل الكتاب أو السنة إلى ما يوافق أهواءهم" اب لے لیا قرآن وسنت تو سامنے ہے مخالفت بالکل واضح ہے اب کیا کریں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ یہ کہتا ہے ہر جگہ موجود ہے مخالفت ہے کہ نہیں؟ کیوں کہتے ہیں ہر جگہ موجود ہے؟ کہتے ہیں امام نے کہہ دیا۔ امام نے کیوں کہا؟ کیونکہ امام نے اپنی عقل کو آگے کیا۔ پھر وہی جو باتیں ہیں کہ عقل کو آگے کرنا پھر یہ ساری چیزیں۔ کیسے ؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے تو سمت لازم آتی ہے، سمت لازم سمت مخلوق کے لیے ہے، پھر جسم لازم آتا ہے پھر جگہ لازم آتی ہے تو اللہ تعالیٰ تو زمان و مکان اور جسم سے پاک ہے ہم نہیں مانتے سمت سے بھی پاک ہے یہ تو مخلوقات کی صفات ہیں، اگر خالق کے لیے بھی یہ چیزیں ہوں تو پھر وہ بھی مخلوق کے برابر ہو جاتا ہے تو ہم اپنے ربّ کی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے برأت کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر نہیں ہے۔ پھر کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کو عرش سے اٹھا کر فرش پر بٹھا دیا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور یہ تنزیہ ہے اللہ تعالیٰ کی۔ عجب بات ہے کہ نہیں اب تنزیہ بلندی میں ہے تنزیہ زمین پر لانے میں ہے ؟! عجب ہے واللہ! (سبحان اللہ)۔

تاویل بھی ہوئی اچھا تاویل کیوں ہوئی؟ "ما يوافق أهواءهم"، اگر واقعی قرآن وسنت کی بات کرتے تو پھر اپنی خواہش نفس بیچ میں کبھی ہوتی؟ انہوں نے تولا قرآن وسنت کو اپنی خواہش نفس پر جو اچھا لگا لیا جو بُرا لگا وہ چھوڑ دیا۔ اگر الٹا تولتے خواہش نفس کو قرآن وسنت پر تو نتیجہ کیا نکلتا؟ واللہ یہ نتیجہ نہ نکلتا کبھی۔

3-" واعتمادهم على العقل " عقل پر بھروسہ اور اعتماد کیونکہ یہیں سے ٹھوکر لگی ان کو یہیں سے غلطی ہوئی عقل کو آگے کرتے کرتے۔

4-اور پھر " احاديث الضعيفة " انہوں نے کہا ہمارے پاس بھی تو دلائل ہیں نا۔ کیسے ممکن ہے کیوں ہمارے دلائل نہیں ہیں صرف تمہارے پاس دلائل ہیں بس ہمارے بھی تو علماء ہیں ہمارے پاس بھی تو دلائل ہیں؟! کیا دلائل ہیں تمہارے پاس؟ احادیث ہمارے پاس ہیں۔ ذرا سند تو دکھاؤ؟ یا تو سند ہے نہیں کوئی اصل نہیں ہے اس کی یا سند ہے تو کذاب راوی ہے یا متحمل کذب ہے متروک حدیث ہے یا ضعیف ہے، اور جو صحیح ہے ہم صحیح کو مان لیتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں یہ کہاں کا انصاف ہے ان کی احادیث ساری ضعیف تمہاری احادیث ساری صحیح؟! ہم نے کب کہا ہے بھئی کہ ان کی ساری غلط ہماری ساری صحیح یہ کس نے کہا ہے ہمارے علماء سے بھی بعض اوقات غلطی ہو جاتی ہے، محققین سے غلطی ہو جاتی ہے ہم نے کب کہا کہ ہمارے علماء معصوم ہیں اور تمہارے معصوم نہیں ہیں؟! ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ احادیث کی تصحیح و تضعیف کے خاص اصول بنائے ہیں اور اس فن کے علماء نے ہی بنائے ہیں یعنی یہ نہیں کہ اصول حدیث بنانے والے اصول تفسیر یا اصول فقہ یا کوئی اور باہر سے لوگ تھے یا عوام الناس میں سے تھے، نہیں ہرگز نہیں! محدثین نے زندگی گزاری ہے اپنی اصول بنائے ہیں اور پھر احادیث کو تولا ہے۔

ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر شک نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہماری سر آنکھوں پر ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہم تک کیسے پہنچا ہے کس نے پہنچایا ہے کوئی ذریعہ تو ہے کہ نہیں؟ بس اس ذریعے کو ہم نے دیکھا ہے اس میں کوئی جھوٹا نکل آیا، جو دنیا میں جھوٹ بولتا ہے جو حدیث میں جھوٹ بولتا ہے خاص طور پر اس کی بات بھی مان لیں؟!

ایک کذاب راوی ہے " يكذب في الحديث " کس نے کہا ہے ہم نے کہا ہے؟ کسی ڈاکٹر نے کسی انجینئر نے کہا ہے؟ اس فن کے ماہر نے کہا ہے کہ یہ شخص اسے میں جانتا ہوں یہ حدیث گھڑتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ اب یہ شخص جس نے کہا ہے کہ یہ امام جو ہے جرح و تعدیل کا اس نے کہا ہے یہ کذاب ہے اگر آپ اُس کی بات نہیں مانتے تو آپ اُس کو کذاب بنا رہے ہیں کہ نہیں؟ اگر مانتے ہو تو پھر کذاب کی راویت لیتے کیوں ہو؟ اس نے کہا متروک ہے حدیث میں تو جھوٹ نہیں بولتا لیکن روزمرہ زندگی میں جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ جو روزمرہ زندگی میں جھوٹ بولتا ہے تو حدیث میں شرم

کرے گا وہ؟احتیاط کا راستہ کیا ہے دامن کیا ہے لیں یا نہ لیں؟ چھوڑ دیں بھئی۔ جھوٹے سے کیوں لیتے ہیں کیا فقہات مر گئے ہیں کیا سچے لوگ نہیں رہے اس دنیا میں جھوٹا ہی رہ گیا ہے جس سے حدیث ہم نے لینی ہے؟! اس کو بھی چھوڑ دیا ۔ایک مجہول ہے جانتے نہیں ہے کون ہے یہ جھوٹا ہے، سچا ہے کیا ہے کوئی نہیں جانتا اس کو لیں یا تحقیق لازمی ہے؟

میرے بھائی آپ جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان دین ہے جو فرمایا وہ دین ہو گیا ہے گردن بھی کٹ سکتی ہے، طلاق بھی ہو سکتی ہے، نہیں! تو پھر کسی کے کہنے پر مان لیں ہم؟ ہے تو بے چارا ٹھیک صحیح لیکن حافظہ کمزور ہے، بڑھاپا حافظہ کمزور ہو گیا ہے اس کی بھی مان لیں ثقہ تو تھا۔ ہم مانتے ہیں ثقہ تھا اب بڑھاپے کی وجہ سے انسان ہے ضعیف ہے کمزور ہے مسکین ہے اب جو اسے یاد تھا اس کی مخالفت وہ کر رہا ہے جو حفاظ ہیں ان کی مخالفت کر رہا ہے تو اس کا حافظہ ذرا کمزور ہے۔

اچھا بڑھاپا نہیں ہے نمازی ہے پرہیز گار ہے عدل ہے لیکن احادیث یاد کرتا ہے بھول جاتا ہے۔ ہم میں سے کتنے ایسے لوگ ہیں جو یاد کر کے بھول جاتے ہیں، کوشش کرتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں ایسے شخص کی بھی حدیث لے ہی لینی ہے؟ میرے بھائی اس کی امامت پر ہمیں شک نہیں ہے اس کی عدالت پر شک نہیں ہے لیکن اس کی حدیث پر شک ہو گیا ہمیں۔ کیوں شک ہو گیا بھئی شک کرتے ہو مسلمانوں پر؟ نہیں بھئی کیونکہ وہ بھولتا جاتا ہے اکثر بھول جاتا ہے اور حفاظ رواہ کی اس نے مخالفت کی ہے اس لیے ہم نے کہا کہ اس کی حدیث نہیں لیتے ہم۔

صحیح بھی تو ہو سکتی ہے؟ یہ ''صحیح بھی تو ہو سکتی ہے'' کا چانس شریعت میں چانس نہیں ہوتا شریعت میں یقین ہے یہ غلبۃ الظن والیقین اور ظن بھی یقین ہی ہوتا ہے اس سے کم والا درجہ ہوتا نہیں ہے۔ شک دین کا حصہ کہاں ہے وہم اس سے بڑی یعنی مصیبت ہے، جہل مرکب اُس سے بھی بڑھ کر ہے۔

تو پھر ہمارے پاس صرف دو اوپر والے ہیں اور یقینی بات اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ بات کرنے والا حفاظ کی موافقت نہ کرے۔ دنیا کے مسائل میں ہم لے لیتے ہیں؟ واللہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کسی شخص نے پچاس ریال کہہ رہا ہے کہ آپ نے دینے ہیں اور وہ بندہ بھلکڑ ہو کہیں گے کہ ٹھیک ہے لو پچاس ریال بندہ ویسے ہی بھلکڑ ہے پچاس دو گے اسے؟ پچاس سے کیا فرق پڑتا ہے بھئی؟! کیونکہ وہ بھلکڑ ہے بھول جاتا ہے ہو سکتا ہے وہ بھول گیا ہو آپ نے نہیں

کسی اور نے دیئے ہوں تو آپ کا نام لے لیا دیں گے آپ ؟! ہمیں پچاس کتنا پیارا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کوئی قدر و قیمت نہیں ہے وہ پچاس سے بھی گیا گزارا ہے، دس سے بھی گیا گزرا ہے(نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ)!

اس لیے جو اصول بنائے ہیں محدثین نے واللہ نور ہیں نور علی نور ہیں اور واللہ ہمارا اس اعتبار سے کسی سے کوئی جھگڑا نہیں ہے یا کوئی بغض و نفرت نہیں ہے کیونکہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کے عالم نے حدیث بیان کردی ہے وہ صحیح ہے ہمارے عالم نے کی تو تم نے کہا کہ ضعیف ہے۔

بھئی میں کون ہوتا ہوں کہنے والا ؟! نہیں تم لوگ نفرت کرتے ہو۔ ہم نفرت بدعت اور اہل بدعت سے کرتے ہیں گواہی دیتے ہیں ہم لیکن سچ تو مان لیتے ہیں ہم نے کب کہا ہے کہ سارے بدعتی جو ہیں وہ جھوٹے ہی ہوتے ہیں سچ نہیں بولتے ؟! سچ بولتے ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اگر وہ بیان کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان صحیح ثابت ہو ہماری کیسے جرأت ممکن ہے کیسے ہم جرأت کرسکتے ہیں کہ ہم کہیں نہیں کیونکہ تمہارے عالم کے منہ سے ہم نے سنا ہے ہم مانتے نہیں ہیں؟! یہ انکار حدیث ہے ورنہ آپ کو ایسا اہل سنت والجماعت میں سے کوئی سلفی عالم یا طالب علم نہیں ملے گا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان صحیح ثابت ہو جائے اس کو چھوڑ دے۔

اگر اہل بدعت میں سے کوئی شخص صحیح بخاری کی روایت پیش کرے مجھے ایک اہل حدیث دکھا دیں جس نے اس کا انکار کیا ہو؟ جانتے ہیں کسی کو آپ کہ کسی نے انکار کیا ہو؟ نہیں۔ تو پھر جھوٹ کیوں بولتے ہو؟

ہمارا مسئلہ ان علماء یا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو لوگ اپنی طرف سے باتیں کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے اور بعض لوگ واللہ یعنی شرم نہیں آتی بعض لوگ ضعیف احادیث بیان کرتے رہتے ہیں بس گیدرنگ(gathering) زیادہ ہونی چاہیے لوگ سنیں کتنی شرم کی بات ہے! لوگوں کے آنسو بہہ رہے ہیں! کہتے ہیں دین کے لیے ضعیف احادیث بیان کی جاتی ہیں کوئی مشکل نہیں ہے۔

آپ کیوں کہتے ہو حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان تو نہیں ہے یہ ؟ اُس راوی نے خود کہا ہے جو مصنف ہے"وهو ضعيف"، اس نے حدیث بیان کی ضعیف نہیں کہا خیانت ہے کہ نہیں؟ کہہ دو کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کے یہ الفاظ ہیں اس کا ضعف بیان کرو۔ ضعف بیان کرتے تو پوری عمارت گرا دیتے نا اب لوگوں کو رُلا رُلا کر آخر میں کہا کہ ضعیف ہے کیا خیال ہے مانیں گے لوگ؟ تو پھر نہ لوگوں کو رُلاتے باطل پر اور نہ ہی ضعیف احادیث بیان کرتے۔

کیا حق صرف لوگوں کو رُلانے کے لیے دین اب منحصر ہو گیا ہے لوگ روئیں گے نہیں تو حق قبول نہیں کریں گے ؟! عجب سے لوگ ہیں بھئی اور عجب سا پھر یہ دین رہا ہے کہ رُلا رُلا کر لوگوں کو قبول کرواؤ! إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

5-"واتباعهم للمتشابه"۔

6-"وتحريفهم للأدلة وتأويلها تأويلا فاسدا"۔

تو ساری کی ساری یہ جو مصیبتیں ہیں یہ منہج اہل بدعت ان چھ چیزوں پر قائم ہے اب جہاں پر بھی آپ کو کوئی بدعتی نظر آئے گا یا کوئی بھی قول جو قرآن وسنت سے ٹکراتا ہے اگر آپ اس کی وجہ دیکھیں گے بنیاد دیکھیں گے تو ان چھ میں سے آپ کو یا چھ کے چھ نظر آئیں گے یا اِن میں سے ایک ضرور نظر آئے گا آپ کو۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "يقول ابن القيم رحمه الله"۔ اب اس بات کی تصدیق کہاں سے ہوئی شیخ صاحب نے تو کہہ دیا، اب دیکھیں علماء کے اقوال دیکھیں۔

"وبالجملة" (اور جملتاً) "فافتراق أهل الكتاب وافتراق هذه الأمة على ثلاث وسبعين فرقة إنما أوجبه التأويل" (اہل کتاب کا فرقوں میں بٹ جانا اور اس امت کا تہتّر فرقوں میں بٹ جانے کی بنیادی وجہ ہے صرف اور صرف تاویل (یعنی افتراق واجب ہو گیا جب فاسد تاویل پر عمل کرنا شروع ہوا یعنی افتراق ہونا ہی تھا)۔

تاویل کب ہوئی؟ یہ ساری کی ساری چھ چیزیں شروع سے لے کر آخر تک چلے جائیں آپ، تو علمی بات ختم ہوئی نا اب تاویل آخر میں ہے، یہ کیوں ہوئی پھر اگلا اسٹپ اور سب سے پہلے خواہش نفس۔ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول اعلام الموقعین، جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 317 میں یہ انہوں نے بیان کیا ہے۔

اب "ويقول ابن أبي العز الحنفي رحمة الله عليه" (عقیدۃ الطحاویہ کے جو شارح ہیں شرح عقیدۃ الطحاویہ صفحہ نمبر 189 میں بڑا پیارا قول ہے فرماتے ہیں) "وهل خرجت الخوارج واعتزلت المعتزلة ورفضت الروافض وافترقت الأمة على ثلاث وسبعين فرقة إلا بالتأويل الفاسد" (اللہ اکبر)۔ "خرجت الخوارج واعتزلت المعتزلة ورفضت الروافض وافترقت الأمة على ثلاث وسبعين فرقة" کیا بنیادی وجہ تھی ان سب کی؟ خوارج کیوں نکلے خروج کیوں کیا ایک بنیادی وجہ ہے، معتزلہ نے اعتزال کیوں کیا اعتزال کا راستہ کیوں اپنایا بنیادی وجہ ہے، روافض نے رفض کا راستہ کیوں اختیار کیا بنیادی وجہ ہے

،امت تہتّر فرقوں میں کیوں بٹی بنیادی وجہ ہے۔ کیا ہے؟"إلا بالتأويل الفاسد"(یعنی صرف اور صرف تاویل فاسد ہی بنیادی وجہ تھی(سب نے تاویل کی))۔

جب قرآن وسنت کی مخالفت ہوئی تو تاویل فاسد ہے یا صحیح ہے؟فاسد ہے اور فاسد تاویل کی وجہ سے یہ ساری مصیبتیں ہیں۔ فاسد تاویل تحریف کیوں؟اتباع تشابہ کیوں؟ضعیف اور واھیۃ حدیث پر اپنی بنیاد بنانا عقل کو آگے کرنا اور قرآن و سنت کی اپنی خواہش نفس کے مطابق تاویل کرنا اور اپنے آئمہ اور شیوخ کی بات کو مان لینا بغیر دلیل کے، یہ سب چیزیں لازم اور ملزوم ہیں(سبحان اللہ)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں"فهذا المنهج الذي سلكه أهل الأهواء والبدع"(یہی منہج ہے جسے أهل الأهواء، (خواہش نفسانی کی پیروی کرنے والے)اور البدع (اہل بدعت) نے اپنایا ہے)"مخالف لمنهج أهل السنة والجماعة"(جس کی مخالفت بالکل واضح مخالف ہے اہل سنت والجماعت کے منہج کی)"في النظر والإستدلال"(نظر میں استدلال میں بالکل مخالف ہے)۔ یعنی کہاں سے دلیل لینی ہے کہاں سے نہیں لینی ہے، کیسے نصوص کو سمجھنا ہے کیا بنیادی بات ہے، کیسے عمل کرنا ہے شریعت پر، ان سب چیزوں میں انہوں نے مخالفت کی ہے۔"وهو من أعظم عوامل تفرق الأمة الإسلامية"(اور یہی جو باطل منہج اختیار کیا ہے اہل بدعت اور اہل اہواء نے یہی بہت ہی بڑے عوامل میں سے جن کی وجہ سے امت میں تفرقہ پیدا ہوا)۔

بہت سارے اسباب ہیں ان میں سے جو بڑا سبب ہے امت میں تفرقہ پیدا کرنے کا وہ یہی ہے کہ اہل بدعت نے باطل مناہج اختیار کیے ہیں (باطل منہج ہے اہل بدعت اور اہواء کا)۔

ایک سوال کیا تھا درس سے پہلے کیا سوال تھا؟کچھ جواب بیچ میں میں نے دے دیا میں نے کہا یہ منہج اہل سنت ہے یہ منہج اہل بدعت ہے۔ سوال ہوا اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اہل سنت نے کہا اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے، اہل بدعت نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ آیئے اصول دیکھتے ہیں دونوں کے۔

اہل بدعت کے اصول کیا ہیں سب سے پہلے کس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے؟ جہم بن صفوان نے کہا تو جہمی عقیدہ ہے یہ۔ شیخ صاحب نے کیا کہا"انما هو ما ابتدعه أئمتهم وشيوخهم" یہ بدعت کون لے کر آیا ہے؟ جہم بن صفوان لے کر آیا ہے۔

"تأويل الكتاب أوالسنة إلى ما يوافق أهواءهم" اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى﴾ اور کئی آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے قرآن مجید کو اور نزول اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہے، عروج ہوتا ہے نیچے سے اوپر کی طرف کئی آیات میں آیا ہے۔ ﴿ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ﴾ (الملک:16) جو آسمان میں ہے یعنی آسمان سے اوپر ہے، تو کئی آیات میں کئی نصوص میں ہے۔ تو انہوں نے کہا (اب نصوص تو واضح ہیں)اب اپنے امام کے قول کو تو مان لیا کہ ہر جگہ موجود ہے ان آیات کا کیا کیا؟ تاویل کی۔ اور کوئی راستہ تھا؟ کیونکہ ان کی خواہش نفس کیا ہے؟ امام کا یہ قول ٹھیک ہے۔ کیا ٹھیک ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے یہ مان لیا ہم نے۔ تمہیں کس نے کہا یہ ٹھیک ہے خواہش نفس کے علاوہ کوئی اور چیز ہے؟ خواہش نفس ہے۔

امام کا قول یہ ٹھیک ہے تمہیں کس نے کہا اور کیوں تم نے مان لیا؟ خواہش نفس نے تو کہا ہے لیکن عقل نہیں مانتی کہ کیسے عقل کو سمجھائیں ہم؟! اب اگر اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے ہم مان لیں تو پھر سمت لازم آتی ہے جسم لازم آتا ہے جگہ لازم آتی ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے ان سب سے تو اس لیے عقل کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم نہیں مانتے اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ تو پھر کہاں ہے کیا جواب ہے؟ یا تو ہے ہی نہیں، یا تو ہے عرش پر نہیں ہے۔ پھر کہاں ہے فرش کی جگہ کوئی اور جگہ بچی ہے؟! پھر ہر جگہ موجود ہے۔ کسی نے کہا کہ عرش پر بھی ہے فرش پر بھی ہے یعنی ہر جگہ پر ہے (سبحان اللہ)۔

اور پھر احادیث الضعیفۃ والواھیۃ اور پھر مکذوبۃ تشابہ کی اتباع کرنا ﴿وَهُوَ مَعَكُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ﴾، ﴿وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ﴾، پھر تحریف کرنا آخر میں تاویل فاسد کرنا۔

اہل سنت نے کیا کیا؟ جب اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے مان لیا سلف کی سمجھ کے مطابق۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اُن سے سوال کیا گیا ﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى﴾ "كيف استوى" خوش ہوئے؟! صرف سوال کیا گیا کیوں غصے میں آئے؟ "الإستواء معلوم، والكيف مجهول، والإيمان به واجب، والسؤال عنه بدعة" (سبحان اللہ، یہ سلف کے اقوال ہیں)۔ کسی ایک سلفی عالم نے متقدمین یا متأخرین نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی مخالفت کی؟ اجماع ہے کہ نہیں؟ اور مخالفین کا قول کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے کتنے علماء نے مخالفت کی ہے؟ سب نے کی اور اس مخالفت پر بھی اجماع ہے (سبحان اللہ)۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور ہم یہ نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ فرش پر ہے جیسا کہ جہمی کہتے ہیں (واضح الفاظوں میں کہہ دیا ہے)۔

آپ کہتے ہیں امام ابن المبارک رحمۃاللہ علیہ مبارک امام ہیں بڑے امام ہیں اور ان کے بڑے قصے کہانیاں بیان کرتے ہیں اور بڑی ان کی زہد کی باتیں کرتے ہیں اور عبادت کی باتیں کرتے ہیں، نماز کی باتیں کرتے ہیں، روزوں کی باتیں کرتے ہیں، جہاد کی باتیں کرتے ہیں عقیدے کی بات کیوں نہیں کرتے؟ امام صاحب کا سب کچھ ٹھیک سوائے عقیدے کے وہ غلط تھا عقیدے کی بات مت کریں۔ اچھا امام صاحب خود کہتے ہیں کہ جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرش پر ہے (نعوذ باللہ) زمین پر ہر جگہ موجود ہے وہ جہمی ہیں۔ کہتے ہیں "هنا وهناك" زمین پر اشارہ کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر نہیں ہے اللہ تعالیٰ اِدھر اور اُدھر ہے (اشارہ کرکے) وہ جہمی ہیں۔ ہمارے بھی امام ہیں تو آپ تو کہتے ہیں نہیں ہمارا من باب اولیٰ امام ہے۔ پھر عقیدہ کیوں نہیں مانتے اپنے امام کا؟

امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ نے کب کہا ہے اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ایک قول تو دکھا دیں؟! امام اعظم کی بات کیوں نہیں مانتے امام مالک رحمۃاللہ علیہ تو چلو؟! کہتے ہیں کہ وہ فرقہ مالکیہ کے امام ہیں ہمارے امام نہیں ہیں۔ اگرچہ وہ امام اہل سنت میں سے ہیں ہم تو مانتے ہیں تو آپ کا امام کہہ رہا ہے اس کی بات کیوں نہیں مانتے؟! وجہ کیا ہے؟ خواہش نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین)، واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (18: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔